بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۳/۳۸ | اتوار ۳ رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ ۳ احسان ۱۳۶۳ ہش ۳ جون ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۲۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲ احسان/جون۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"عام طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے تاہم متلی کی شکایت تا حال باقی ہے

احباب کرام خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں اور فضلوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے آمین۔

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

روزہ کا صرف اتنا ہی مطلب نہیں کہ انسان بھوکا اور پیاسا رہے

روزہ دار کو چاہیئے کہ ذکرِ الٰہی میں مصروف رہے تاکہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو

انسانی فطرت میں ہے کہ جتنا کم کھاتا ہے اُسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں:

"..... روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اُسی قدر تزکیۂ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدِنظر رکھنا چاہیئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اُسے چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کے لئے تسلی اور سیری کا باعث ہے اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے۔"

(الحکم جلد ۱ نمبر ۱۰ مورخہ ۸ جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

"مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے اس میں امر ہے یہ اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا کہ جس کا اختیار ہو رکھ لے جس کا اختیار ہو نہ رکھے میرے خیال میں مسافر کو روزہ نہیں رکھنا چاہیئے اور چونکہ عام طور پر اکثر لوگ رکھ لیتے ہیں اس لئے اگر کوئی تعامل سمجھ کر رکھ لے تو کوئی حرج نہیں مگر عِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ کا پھر بھی لحاظ رکھنا چاہیئے۔

سفر میں تکالیف اٹھا کر جو انسان روزہ رکھتا ہے تو گویا اپنے زورِ بازو سے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہتا ہے۔ اُس کو اطاعت امر سے خوش نہیں کرنا چاہتا۔ یہ غلطی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت امر اور نہی میں سچا ایمان ہے۔"

(الحکم جلد ۳ نمبر ۴ مورخہ ۳۱ جنوری ۱۸۹۹ء صفحہ ۷)

"میرا مذہب یہ ہے کہ انسان بہت دقتیں اپنے اوپر نہ ڈال لے۔ عُرف میں جس کو سفر کہتے ہیں خواہ وہ دو تین کوس ہی ہو اس میں قصر و سفر کے مسائل پر عمل کرے۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ۔ بعض دفعہ ہم دو دو تین تین میل اپنے دوستوں کے ساتھ سیر کرتے ہوئے چلے جاتے ہیں مگر کسی کے دل میں یہ خیال نہیں آتا کہ

(باقی صفحہ ۸ پر)

ربوہ: یکم احسان/جون آج۔ یہاں البیت الاقصیٰ میں نماز جمعہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی اور خطبہ دیا جس میں رمضان المبارک کی عظمت و فضیلت کا ذکر کرکے اس ضمن میں سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ملفوظات میں سے بعض اقتباسات پڑھ کر سنائے۔

مولانا نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پھر ہمیں یہ موقع عطا فرمایا ہے کہ ہمیں رمضان کے بابرکت ایام سے نوازا ہے۔ یہ حسن اتفاق ہے یا الٰہی توارد ہے کہ ایک طرف جماعت شدید ابتلاء میں سے گزر رہی ہے اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت اور قبولیتِ دعا کا دربارِ عام لگایا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں روزے کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ جب میرا بندہ میرے بارے میں پوچھے تو اسے جواب دو کہ میں تیرے بہت ہی قریب ہوں مولانا نے کہا کہ یہ الٰہی تدبیر اور آسمانی منصوبہ معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح دنیاوی حکومتیں مصیبت زدہ علاقوں کی امداد کے لیے امدادی کیمپ کھولتی ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں مشکل میں پاکر ہماری روحانی امداد و تربیت کے لیے رمضان کا روحانی کیمپ لگا دیا ہے جس کے باہر یہ تختی آویزاں ہے کہ "اِنِّیْ قَرِیْبٌ" وہ خدا جو زمین و آسمان کا مالک ہے وہ فرماتا ہے کہ میں قریب ہوں۔

بعد ازاں مولانا موصوف نے روزہ کی حقیقت، رمضان کے معنی اور روزہ کا فدیہ وغیرہ موضوعات پر سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قیمتی اور گراں قدر ارشادات پڑھ کر سنائے۔

آخر میں مولانا نے کہا کہ ہماری اپنے رب کے حضور عاجزانہ التجا ہے کہ وہ ہم کمزوروں اور لاچاروں کی دعائیں سنکر دنیا پر ظاہر فرمائے کہ وہ ہم سے قریب بلکہ بہت ہی قریب ہے

● مکرم و محترم چوہدری عبدالوحید خان صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی ڈائریکٹر لیبر ماڈل ٹاؤن لاہور کے بائیں جانب فالج کا حملہ ہوا ہے اور زینب میموریل ہسپتال گارڈن ٹاؤن میں داخل ہیں موصوف کی کامل شفایابی کے لیے درخواست دعا ہے۔

(مینیجر الفضل)

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت ۵۵ پیسے

روزنامہ الفضل ربوہ

۳ رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ

۳ احسان ۱۳۶۳ ہش

خاص عظمت و شان کے حامل ماہِ رمضان کی آمد

رمضان کا نہایت مقدس و مبارک مہینہ اپنی عظیم الشان برکات اور انقلاب انگیز تاثیرات کے ساتھ شروع ہو چکا ہے۔ امسال ہم اس ماہِ مبارک میں اس حال میں داخل ہوئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے تصرفِ خاص کے ماتحت ایک ماہ قبل ہی ہم پر رمضان کی کیفیت وارد کر کے ہمیں اس کی عظیم الشان برکات اور انقلاب انگیز تاثیرات سے مستفیض ہونے کے لئے مستعد اور تیار کر دیا۔ چنانچہ ہم گزشتہ ایک ماہ سے مسلسل رمضان کی کیفیت میں ہی سے گزر رہے ہیں اور اب باقاعدہ رمضان کا مہینہ شروع ہونے سے یہ کیفیت بفضلہ تعالیٰ دوچند ہو گئی ہے۔

جیسا کہ احباب جانتے ہیں رمضان کی کیفیت عبادت ہوتی ہے ضبطِ نفس اور صبر و رضا سے، خاص عزم و تعہد سے بجالائی جانے والی خصوصی عبادات سے، شب بیداری اور اپنے رحیم و کریم آسمانی آقا کے حضور آہ و زاری سے، خشوع و خضوع اور درد و الحاح سے کی جانے والی پُرسوز دعاؤں اور ان کی قبولیت کی بشارات سے روحانی کیف و سرور سے ہمکنار کرنے والی تلاوت قرآن کے خصوصی اہتمام سے نیز فرقان حمید اور آنحضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیثِ مبارکہ کے پُر معارف درسوں میں بالالتزام شمولیت سے اور سب سے بڑھ کر دن اور رات جاری رہنے والے اور طمانیت قلب سے بہرہ ور کرنے والے ذکر الٰہی سے۔ سو الحمد للہ ثم الحمد للہ دن اور رات کے جملہ اوقات پر حاوی انقطاع الی اللہ کے آئینہ دار ان روح پرور مشاغل کے نتیجہ میں قرب الٰہی کی دولت لازوال سے مالا مال کرنے والی یہ کیفیت ہم پر امسال وضاضات سے بھی ایک ماہ قبل اس ابتلاء کے نتیجہ میں ہم پر وارد ہوئی جو اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ کے تحت آیا اور اس نے ہمارے اندر بیداری کی ایک نئی لہر دوڑا کر ہمیں سوز و گداز سے اس طرح بھر دیا جس طرح سمندر پانی سے لبریز ہیں۔ اس ابتلاء عظیم نے ہمارے اندر صبر و ثبات اور رضا بالقضا کی قوتوں کو ابھار کر ہمیں حالات کی نامساعدت اور حسد اور اس کے دین کی راہ میں پہنچنے والی جسمانی روحانی اور ذہنی اذیتوں کو محض للہ برداشت کرنے کا حوصلہ عطا کیا اور جنابِ الٰہی میں قبولیت کا شرف پانے والی قربانیاں پیش کرنے کے قابل بنایا۔

یہ ناقابلِ بیان کیفیت جاری ہی تھی اور ہے کہ ہم اب رمضان کے بابرکت مہینے میں آداخل ہوئے ہیں اور اس ماہِ مبارک نے اپنی انقلاب انگیز تاثیرات کے زیر اثر اس کیفیت کو دوچند کر دکھایا ہے۔ اس لحاظ سے پندرھویں صدی ہجری کے چوتھے سال میں آنیوالا رمضان کا بابرکت مہینہ ہمارے لئے بہت عظمت و شان کا حامل ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم پہلے سے طاری رمضان کی کیفیت کو ماہِ رمضان میں اس کے نقطۂ عروج پر پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے رمضان کو صبر کا مہینہ قرار دیا ہے، ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے اس صبر کو جس کا مظاہرہ ہم گزشتہ ایک ماہ سے کرتے چلے آرہے ہیں اس نقطہ تک پہنچا دیں کہ حسین تک پہنچنے کے بعد اپنے بندوں کی کچلی ہوئی غیرت پر خدا غیرت کھاتا ہے اور اپنی فعلی شہادت سے ثابت کر دکھاتا ہے ؎

لبِ خاموش کی خاطر وہی لب کھولتا ہے
جب نہیں بولتا بندہ تو خدا بولتا ہے

(دُرِّ عدن)

ہمیں رحمت، مغفرت اور حصول جنت کے اس ماہِ مبارک کو سوز و گداز سے بھری ہوئی ایسی محویت کے عالم میں گزارنا چاہیئے کہ یہ ماہِ مبارک اس حال میں اپنے اختتام کو پہنچے کہ کرم کی جھڑیاں اور فضل کی برسات اس شان سے جلوہ نما ہو کہ جھلسے ہوئے سینوں اور دہکتے ہوئے دلوں میں امن و سکینت کی ٹھنڈک سرایت کرتی چلی جائے اور عنایاتِ یار کی ایسی ہوا چلے کہ دل باغ باغ ہو جائیں اور سینوں میں گلہائے رنگا رنگ کے چمن در چمن کھلتے چلے جائیں۔ ہماری شب بیداری اور آہ و زاری کا جواب ہمیں پہلے ہی سے مل رہا ہے اور پُرسوز دعاؤں کی قبولیت کی بشارتیں پیہم دلوں پر اہتزاز کی کیفیت طاری کر رہی ہیں۔ ہمیں یہ رمضان اس طرح گزارنا چاہیئے کہ گفتارِ یار کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہو جائے اور ہم میں سے ہر دل فضلوں اور رحمتوں کی موسلا دھار بارشوں پر فرطِ مسرت سے جھوم اٹھے اور ہر دل یہ گواہی دے ؎

فرش سے عرش پہ پہنچی ہیں صدائیں میری
میرے اللہ نے سُن لی ہیں دعائیں میری

(دُرِّ عدن)

اے خدا! اے ذوالمجد والعطاء! اے رحیم اور مشکل کشا تو ایسا ہی کر کہ تجھ کو ہر قدرت اور طاقت حاصل ہے اور جب تُو فضل کرنے پر آتا ہے تو کوئی اسے روک نہیں سکتا۔

لَا رَآدَّ لِفَضْلِہٖ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بدظنی

حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"میں سچ کہتا ہوں کہ بدظنی بہت ہی بری بلا ہے جو انسان کے ایمان کو تباہ کر دیتی ہے اور صدق اور راستی سے دور پھینک دیتی ہے اور دوستوں کو دشمن بنا دیتی ہے۔ صدیقوں کے کمال حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان بدظنی سے بہت ہی بچے اور اگر کسی کی نسبت کوئی سوءِ ظن پیدا ہو تو کثرت کے ساتھ استغفار کرے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرے تا کہ اس معصیت اور اس کے بُرے نتیجہ سے بچ جاوے جو اس بدظنی کے پیچھے آنے والا ہے اس کو کبھی معمولی چیز نہیں سمجھنا چاہیئے یہ بہت ہی خطرناک بیماری ہے جس سے انسان بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔ غرض بدظنی انسان کو تباہ کر دیتی ہے یہاں تک لکھا ہے کہ جس وقت دوزخی لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے یہی فرمائے گا کہ تم نے اللہ تعالیٰ پر بدظنی کی۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۵۶) (نظارت اصلاح وارشاد)

خدا کے نزدیک پسندیدہ عمل

ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ اللہ کے نزدیک کون سا عمل زیادہ پسند ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ نماز جو وقت پر ادا کی جائے۔" ابن مسعودؓ نے پوچھا اس کے بعد؟ آپؐ نے فرمایا" اس کے بعد والدین کی اطاعت" ابن مسعودؓ نے پوچھا اس کے بعد کون؟ آپؐ نے فرمایا" اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔" ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ آپؐ نے مجھ سے اسی قدر بیان فرمایا اگر میں آپؐ سے اور پوچھتا تو شاید آپؐ زیادہ بیان فرماتے۔ (سیکرٹری تربیت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قریب سے قریب تر ہوتے جائیں نیز اس دعا کے ذریعہ زندگی کی ٹھوکروں اور لغزشوں سے بھی بچ سکیں۔

(۲)

اس مذکورہ بالا تمہید کے بعد اب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں پر ایک طائرانہ نظر ڈالتے ہیں۔ ان دعاؤں میں وہ دعائیں بھی شامل ہیں جو آپؐ کی وحی مَتْلُوّ یعنی قرآن کریم میں شامل ہیں۔ پھر ان کے اندر وہ دعائیں بھی شامل ہیں جو اللہ تعالیٰ کی وحی غیر متلو یا وحی خفی کے ذریعہ آپؐ کو سکھائی گئیں اور امت کے سامنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی متلو میں پیش کردہ سب سے بڑی دعا سورۃ الفاتحہ ہے جو سب سے پہلے دعا پر اعتراض کرنے والوں کا منہ بند کرتی ہے۔

علم النفس کے بعض نام نہاد ماہرین کی طرف سے "دعا" پر یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ دعا انسان کی قوت ارادی کو کمزور کرتی ہے۔ دعا کرنے والا ایک بچے کی طرح کسی بڑے کی انگلی پکڑنا چاہتا ہے مگر ایک نوجوان کی طرح اپنی طاقتوں اور قوتوں پر اعتماد کرنا نہیں سیکھتا۔ جو لوگ دعا کو نہیں مانتے وہ سراسر اپنی تدبیر پر ہی بھروسہ کرتے ہیں۔ اگر وہ کسی مقصد میں ناکام رہیں تو وہ سوچتے ہیں اور معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ ان کی تدبیر میں کون سی خامی رہ گئی تھی جس کی وجہ سے انہیں ناکامی سے دوچار ہونا پڑا۔ اس سے ان کی تدبیر کا معیار بلند سے بلند تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ ان کا ذہن ترقی کرتا ہے۔ ان کا علم ترقی کرتا ہے۔

ان ماہرین کا دعویٰ یہ ہے کہ اس طرح پر وہ دعاؤں پر بھروسہ کرنے والوں سے ترقی کے میدان میں سبقت لے جاتے ہیں۔

سورۃ الفاتحہ میں اس اعتراض کا جواب موجود ہے۔ چنانچہ اس دعائے فاتحہ میں اللہ تعالیٰ کو مخاطب کر کے ہم سب سے پہلے کہتے ہیں۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ یعنی اے ہمارے خدا ہم نے پکا ارادہ کر لیا ہے کہ ہم تیرے عبد بن جائیں۔ نہ صرف ارادہ ہی کر لیا ہے بلکہ اس مقصد کے حصول کے لئے عملی جدوجہد بھی شروع کر دی ہے۔ عبد بننے کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ کی صفات میں رنگین ہونا۔ گویا اِیَّاکَ نَعْبُدُ کہہ کر بندہ اپنے اس عزم کا اظہار کرتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کا رنگ اپنے اوپر وارد کروں گا۔ مثلاً جس طرح اللہ تعالیٰ حکیم ہے میرے تمام کاموں میں بھی انشاء اللہ حکیمانہ طریقوں کو مدِ نظر رکھا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہر کام کو اپنے وقت پر کرتا ہے میں بھی ایسا ہی کروں گا۔ دیکھئے اس صورت میں کیسے کہا جا سکتا ہے کہ اس قسم کا عزم کرنے والا انسان اپنی تدبیر میں کمزور ہو سکتا ہے۔ یا وہ بچے کی ذہنیت رکھتا ہے؟ یہ عزم تو دنیاداروں میں سے کسی بڑے سے بڑے مدبر نے بھی نہیں کیا۔

ہاں اِیَّاکَ نَعْبُدُ کہنے کے بعد بندہ کہتا ہے وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ اے میرے رب دیکھ تیرے اور تیرے رسولؐ کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے میں نے وہ عزم باندھا ہے جو کسی بڑے سے بڑے دنیوی مدبر نے بھی کبھی نہیں باندھا۔ عظیم فاتحین میں سے بھی کسی نے یہ عزم نہیں کیا۔ کسی اعلیٰ سائنس دان نے بھی ایسا عزم نہیں کیا۔

اے میرے رب۔ دنیادار ایسا عزم کر بھی کیسے سکتا ہے۔ ایک دنیادار یعنی جسمانی و ذہنی طاقتوں پر بھروسہ کرنے والے کے لیے ایسا عزم کرنا سوائے جنون اور پاگل پن کے اور کیا ہو سکتا ہے اے میرے رب یہ کنوئیں کے مینڈک کیا تیری صفات اور قدرتوں کے بحر بیکراں کے شناور اور تیراک بن سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں، ہرگز نہیں!!

اے میرے رب ایسا عزم تو صرف اور صرف تیرا وہ بندہ ہی کر سکتا ہے جس کی پشت پر اس کی مدد کے لیے تو خود کھڑا ہو۔ کیونکہ تیری راہنمائی اور تائید و نصرت کے بغیر تیرے عبد بننے کا عزم کرنا واقعی بیوقوفی اور جہالت ہے۔ لیکن تیری امداد پر بھروسہ کر کے تو ہم ہر بلندی پر چڑھ سکتے ہیں۔ پس میرا یہ عزم کہ میں تیرا عبد بنوں گا۔ تیری نصرت و توفیق سے انشاء اللہ ضرور پورا ہو گا۔ کیونکہ میری مدد پر تُو تو خود کھڑا ہے۔ پس اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ یعنی میں مع اپنے سب لواحقین کے تجھ سے ہی مدد مانگتا ہوں۔

اب دیکھ لو کوشش اور تدبیر اور وہ بھی الٰہی صفات سے رنگین ہو کر) بندہ پہلے شروع کرتا ہے اور انتہائی طور پر وسیع مقصد اپنے پیش نظر رکھتا ہے۔ مگر چونکہ وہ مقصد ہی ایسا ہے جو انسانی طاقتوں سے بڑھ کر ہے اس لیے بندہ کہتا ہے کہ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ اب بتائیں کیا یہ بچوں جیسی ذہنیت کا مظاہرہ ہے؟ کیا ایسا کہنے والا انسان اپنی تدبیر اور غور و فکر میں کسی دوسرے سے کم تر رہ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

اب ذرا آگے چلئے اس کے بعد بندہ کہتا ہے۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ یہ نہیں کہتا کہ اے اللہ مجھے فلاں مقصد حاصل کروا دے یا مجھے فلاں منزل مقصود پر پہنچا دے۔ بلکہ یوں دعا کرتا ہے کہ اے خدا ہر مقصد میں کامیاب ہونے کے لیے جو صحیح راستہ تو نے مقرر کیا ہے مجھے وہ سمجھا دے۔ اس پر چلا دے اور آخر میں منزل مقصود پر بھی پہنچا دے یہاں بھی بندہ کوشش اور تدبیر کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتا بلکہ صحیح تدبیر حاصل کرنے کی سعی کرتا ہے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ہمیں مندرجہ بالا سنہری لفظوں میں لکھی جانے والی دعا سکھلائی گئی ہے دنیا کی کوئی دعا اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ تمام دین اور دنیا کے مقاصد اس کے اندر آجاتے ہیں اور یہ تمام علوم کا دروازہ کھولتی ہے کیونکہ یہ صرف مقصد کو طلب نہیں کرتی بلکہ مقصد تک پہنچانے والے راستے کو طلب کرتی ہے۔ اور کسی معترض کا اعتراض اس پر نہیں پڑ سکتا

(۳)

اب ایک ایسے اعتراض کا ذکر کیا جاتا ہے جو بعض نام نہاد سائنس دانوں کی طرف سے کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ آج کل سائنس جس برق رفتاری سے ترقی کر رہی ہے عوام تو اس کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ اب انسان ستاروں پر کمندیں ڈال رہا ہے۔ اعتراض یہ ہے کہ پیغمبر اسلام نے آپ لوگوں کو جو دعائیں سکھلائی ہیں جتنی دیر میں تم یہ دعائیں مانگتے ہو اتنی دیر میں ہمارے راکٹ آسمانوں کی بلندیوں کو کئی لاکھ میل تک چیر جاتے ہیں۔ اور ہمارا علم کہیں سے کہیں پہنچ جاتا ہے۔ پس ان دعاؤں میں مشغول ہونا ضیاع وقت ہے۔ کم از کم سائنس دانوں کے لیے دعاؤں میں مشغول ہونا حماقت ہے۔

اس اعتراض کے کئی جواب ہیں ایک جواب وہ ہے جو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک قرآنی دعا میں ہی دے دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّھَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ الَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا۔ سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (آل عمران ع ۲۰)

فرماتا ہے۔ آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے آگے پیچھے آنے میں عقلمندوں کے لیے یقیناً کئی نشان موجود ہیں وہ عقلمند جو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر اللہ کو یاد کرتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب تو نے اس عالم کو بے فائدہ نہیں پیدا کیا۔ اے ہمارے رب اس عالم کے رازوں کو ہم پر کھول دے لیکن ایسے طرز پر کھول کہ اس کا نتیجہ ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم نہ ہوں بلکہ دنیا کے لیے ہمارا علم امن اور سلامتی کا موجب ہی ہو۔ اس دعا میں اس امر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ علم اور سائنس کی جو ترقی اللہ تعالیٰ سے تعلق اور اس سے استمداد کے بغیر ہو گی وہ دنیا میں ظاہری یا باطنی یا دونوں طور پر عذاب النار پیدا کریں گی۔ علمی طور پر اس امر کی تفصیلات تو بہت لمبی ہیں۔ مختصر یہ ہے کہ موجودہ زمانے کی ترقی نے قرآن کریم کے اس دعویٰ کی صداقت پر مہر لگا دی ہے۔ یہی علم اور سائنس انسانیت کے لیے ایک خوفناک حوّا بن گئی ہے۔ اب بتائیں اس برق رفتار ترقی کا انسان کو کیا فائدہ جو تباہی کے گڑھے میں جا گرائے؟ لیکن جو سائنس دان اور ماہرین علوم یہ دعا پڑھتے ہوئے آگے بڑھیں گے ان کی عقلوں کو اللہ تعالیٰ تباہی کے سامانوں کی بجائے بقاء کے سامانوں کی ایجاد کی طرف پھیر دے گا۔ اور دنیا ان کی کوششوں سے حقیقی طور پر جنت نظیر بن جائے گی۔ دنیا کی موجودہ حالت نے اس اعتراض کا عملی جواب ہمارے سامنے پیش کر دیا ہے جو قرآنی پیش گوئی کے عین مطابق ہے

(۴)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاؤں پر تمام انبیاء سے بڑھ کر زور دیا ہے۔ اور توحید کامل کا یہی تقاضا تھا کہ تمام فیضوں کا منبع اللہ تعالیٰ کو ہی قرار دیا جائے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی کی ہر حرکت و سکون کے ساتھ ایک دعا لگا دی ہے۔ اس طرح سے انسان کے تمام اعمال کو خواہ وہ روحانی ترقی کے لیے ہوں یا جسمانی یا مادی ترقی کے لیے عبادت بنا دیا ہے۔ انسان کھانا کھاتا ہے مگر چونکہ کھانے کے ساتھ ساتھ وہ دعا بھی کرتا ہے اللہ تعالیٰ کا شکر بھی کرتا ہے تو یہ کھانا اس کے دل میں بھی ایک تغیر پیدا کرتا ہے اور اسے اللہ تعالیٰ کے اور بھی قریب کر دیتا ہے اور اسی کا نام عبادت ہے یا یہی چیز عبادت کا مقصد ہے کھانا شروع کرنے سے پہلے ایک مسلمان بسم اللہ پڑھتا ہے یعنی

(باقی صفحہ ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلا تبصرہ

قومی یک جہتی اور فرقہ پرستی

سید محمد تقی

ذرا ایک جملہ پڑھیئے .....

" پاکستان اپنی تاریخ کے نازک ترین دور سے گذر رہا ہے ۔" ..... کہیئے آپ کو اس رائے سے اتفاق ہے ؟ غالباً نہیں اس لئے کہ اگر سب کو اس رائے سے اتفاق ہوتا پاکستان ..... اس نازک ترین دور میں داخل ہی کیوں ہوتا ۔

بات واضح نہیں ہوئی اور ابھی ہو گی بھی نہیں ۔ ذرا آگے چلئے ! پاکستان سے مراد کیا ہے ۔ پاکستان سے مراد اگر وہ ساڑھے آٹھ کروڑ انسان نہیں ہیں جو ان علاقوں میں بسے ہوئے ہیں تو کیا وہ صحرا ، میدان ، دریا اور پہاڑ ہیں جو کروڑوں سال سے یہاں قیام پذیر ہیں اور تقریباً اسی طرح کے ہیں جیسے ساری دنیا میں ہوتے ہیں تو پھر پاکستان سے مراد جوہری طور پر وہی انسانی آبادی تو ہو گی جو یہاں بسی ہوئی ہے ۔

اور بات جب یہ ہو تو پھر بتائیے ۔ پاکستان اپنی تاریخ کے نازک ترین دور سے گذر رہا ہے کا مطلب کیا ہو گا ؟ مطلب یہی تو ہو گا کہ پاکستان کی یہ ساڑھے آٹھ کروڑ آبادی اپنی زندگی اور موت کی سنگین ترین کشمکش سے دوچار ہو گئی ہے ۔

کون سی کشمکش ..... لیکن ذرا رک جائیے پہلے سوچئے یہ کہ پاکستان وجود میں آیا کیسے تھا ۔ پہلی سب سے اولین سب سے بنیادی اور فیصلہ کن بات یہ تھی کہ ہندوستان کے دس کروڑ انسانوں نے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے تھے ۔ سارے اختلافات بھلا کر متحد ہونے اور آزاد مملکت بنانے کا فیصلہ کر لیا تھا اس نقطہ پر بھی آپ کو ٹھہرنا پڑے گا ۔ اس لئے کہ یہاں ایک بڑا کانٹے کا جملہ آیا ہے جملہ یہ ہے ۔ " وہ لوگ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے تھے " کانٹے کا جملہ یوں کہ " ایسا تو ہوا نہیں تھا کہ جب اس صدی کے چوتھے عشرے کے آخری حصے میں مسلم لیگ کی تحریک ابھر کر سامنے آئی تو قائد اعظم نے مسلمانوں کے تحفظ کی مہم شروع کرنے سے پہلے مولوی صاحبان ..... کا ایک بورڈ بنایا ہو یہ طے کرنے کے لئے کہ ..... پہلے ..... سچے مسلمان کی تعریف متعین کر لی جائے پھر ان کے بعد ان سچے مسلمانوں ..... کے تحفظ کی مہم شروع کی جائے گی یہ راستہ واضح طور پر ناقابل عمل تھا ۔ اس لئے ..... واقعی مسلمان کون ہے اور کون نہیں ..... کا فیصلہ کئے بغیر طے یہ ہوا کہ ہر وہ شخص جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے اور اپنے ماضی کے تحفظ میں دلچسپی رکھتا ہے ۔ مسلم لیگ کے پلیٹ فارم پر جمع ہو جائے ۔ برصغیر کی مسلمان اکثریت نے اس رائے سے اتفاق کیا اور پاکستان بن گیا ۔ فرض کیجئے مسلم اکثریت اس رائے سے اتفاق نہ کرتی ..... اتفاق نہ کرتی تو ..... تو کیا ہوتا ؟ کہیئے آپ کا جواب کیا ہے ۔ کیا پاکستان بن جاتا ۔ اگر پاکستان کے قیام کا انحصار اس بات پر ہوتا کہ ..... واقعی مسلمان کون ہے ..... کی وضاحت پہلے کر لی جائے تو چونکہ ابھی تک یہ وضاحت نہیں ہو سکی ہے ۔ اس لئے تا حال پاکستان کا قیام بھی ممکن نہ ہوتا ۔ اس بات کو آپ دوسری طرح یوں کہہ لیجئے کہ قائد اعظم کا سب سے بڑا کارنامہ یہ تھا کہ انہوں نے برصغیر کے مسلمانوں کے فرقہ وارانہ اختلافات کو دبا کر انہیں ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے میں کامیابی حاصل کر لی جس کے نتیجے میں پاکستان کا قیام ممکن ہو سکا ۔

وہ جو فرانسیسی میں کہتے ہیں ..... رے زانگ و تیر ۔ یعنی شرط وجود ..... وہ شرط جس کے بغیر کوئی شے وجود کا جامہ نہ پہن سکے ۔ پاکستان کے سلسلے میں کیا تھی پاکستان کے سلسلے میں تھی مسلمانان ہند کا اتحاد ..... یہ ..... رے زانگ و تیر ..... یہ شرط وجود نہ پائی جاتی تو ..... پاکستان بھی وجود میں نہ آتا ۔

کیا خیال ہے آپ کا ۔ کیا آپ کو اس رائے سے اختلاف ہے ۔ لیکن اس سے اختلاف کیسے ہو سکے گا جو واقعہ رونما ہو کر تاریخ کی نذر ہو چکا اسے کوئی کیسے بدلے گا ۔ یونانی کہا کرتے تھے کہ ماضی کو بدلنا تو دیوتاؤں کے بس سے بھی باہر ہے ۔ اب مثلاً یہ واقعہ کہ برصغیر سے انگریز حکمران چلے گئے تو یہ حقیقت وجود میں آ کر کب کی تاریخ بن چکی ہے ۔ اس کو مٹا دینا کسی کے لئے کیسے ممکن ہو سکے گا ۔ ممکن طور پر یہ تو ہو سکتا ہے کہ برصغیر کے عوام پھر سے انگریز حکمرانوں کو واپس بلا لیں لیکن ۱۹۴۷ء میں انگریز حکمران یہاں سے رخصت ہو گئے تھے ۔ یہ حقیقت تو اپنی جگہ اٹل رہے گی ۔ تو یہ امر کہ پاکستان مسلمانوں کے اتحاد کا نتیجہ تھا ۔ ایک ایسی حقیقت ہے کہ جسے کوئی مٹا نہیں سکتا ۔ جھٹلا نہیں سکتا ۔

کہیئے اس رام کہانی سے کوئی نتیجہ نکلا ..... نتیجہ یہ نکلا کہ پاکستان کی ..... شرط وجود ..... ہے ۔ مسلمانوں کا اتحاد ۔ یہ شرط باقی رہے گی ۔ تو پاکستان وجود میں رہے گا نہ باقی رہے گی تو ..... کیا اس کا جواب دینے کی ضرورت ہے ۔ آیئے ! اب اس جملے کو پھر دہرائیں جو اس ساری گفتگو کا نقطہ آغاز بنا تھا ۔ یعنی پاکستان اپنی تاریخ کے نازک ترین دور سے گذر رہا ہے

نازک ترین دور سے ..... اس لئے کہ آج پاکستان فرقہ پرستی کی دلدل میں پھنسا ہوا ہے اور وہ قومی یکجہتی جسے بانی پاکستان نے بڑی محنت سے حاصل کیا تھا ۔ فرقہ وارانہ انتشار کی نذر ہو چکی ہے ۔ قومی یکجہتی ، قومی مساوات پر قائم ہو سکتی ہے ۔ محض نعروں اور اعلانات پر نہیں ۔ سوال یہ ہے کہ آٹھ کروڑ افراد کی اس قوم کے ہر طبقے کو ، مذہب ، عقیدہ ، جنس اور نسل کے امتیاز کے بغیر سارے بنیادی انسانی حقوق حاصل ہیں ۔ کیا ان بنیادی انسانی حقوق کو غصب تو نہیں کیا جا رہا ۔ کیا جا رہا ہے تو پھر قومی یکجہتی کا تصور محض ایک سراب ہی رہے گا جس کے پیچھے کچی عقل کے لوگ دوڑا کرتے ہیں ۔ پاکستان کو خطرہ ملک سے باہر کی طاقتوں سے نہیں ہے ۔ ملک کے اندر سے ہے اگر پاکستانی معاشرہ ٹکڑوں میں بٹ چکا ہے تو آپ کتنی ہی بڑی فوج کیوں نہ جمع کر لیں ۔ معاشرے کو بھیانک تباہی سے بچانا کبھی ممکن نہ ہو گا ۔ پاکستان کے بانی نے قیام پاکستان کے وقت ہر فرقے اور ہر عقیدے کو مساوی اور یکساں سلوک اور ان کے مذہب و مسلک کو مساوی سطح پر حکومتی تحفظ مہیا کرنے کی ضمانت دی تھی ۔

لیکن آج صورت حال اس کے برعکس ہے اور ہر فرقہ دوسرے فرقے کے حقوق ضبط کرنے کے مطالبے کر رہا ہے گویا پاکستان کی اس تمام تحریک کی نفی کی جا رہی ہے جو مذہبی رواداری کی اساس پر کھڑی تھی اور جس میں غیر مسلم اقلیتوں کو مسلمانوں کے بالکل برابر ، بالکل یکساں حقوق کے تاریخی وعدے شامل تھے ۔ آئیڈیل کس المناک انداز میں ذبح کئے جاتے ہیں ۔ اس کا مشاہدہ کرنا ہو تو برصغیر کے مسلمانوں کی پچھلے پچاس سال کی تاریخ پڑھئے ۔ ہم چلے تھے ایک ایسا شریف معاشرہ بنانے جس میں ہر نومولود کو اس بات کی ضمانت حاصل ہو گی کہ اسے ترقی کے یکساں مواقع مہیا ہوں گے لیکن آج بہت سی ماؤں کی گود میں ہمکنے والے بچے صرف اس بدقسمتی کی بناء پر کہ انہیں ایسی ماؤں نے جنم دیا ہے جن کے عقیدے کو بعض حضرات غلط سمجھتے ہیں ۔ تا عمر شہریت کے ان تمام حقوق سے محروم رہیں گے جن کی ضمانت تمام مہذب اور شریف معاشرے دیتے ہیں اور تاریخ کی یہ المناک ستم ظریفی ملاحظہ کیجئے کہ یہ سب کچھ اس قرآن کے نام پر کیا جا رہا ہے جس نے یہ اعلان کیا تھا کہ ..... دین کے معاملے میں جبر کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا ۔ جس نے کہا تھا کہ ..... تمہارے لئے تمہارا دین اور ہمارے لئے ہمارا دین ..... اور جس کا ارشاد تھا کہ ..... اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہیں کوتوال بنا کر نہیں بھیجا گیا ..... گویا قرآن کے تصور معاشرہ سے آج کا پاکستانی معاشرہ پورے ایک سو اسی درجے مڑ گیا ہے یعنی مکمل جہالت و بربریت کی طرف ..... !

آسماں راحق بود گر خوں ببارد بر زمیں

عجب صورت حال ہے کہ آج بعض قوتیں معاشرے کو ٹکڑوں میں بانٹ کر اس جہاز کو ڈبو دینے کی فکر میں ہیں جن میں ساڑھے آٹھ کروڑ انسان سوار ہیں وہ انسان جو خدا کی مخلوق ہیں اور جنہیں ان کے خالق نے تمام بنیادی حقوق دینے کے واضح احکام دیئے ہیں ۔ مگر ہم سب ہیں کہ پروفیسر برٹرینڈ رسل کی زبان میں خاموشی کے جرم کے مرتکب ہو رہے ہیں ۔ وقت آ گیا ہے کہ وہ لوگ جو اس لہلہاتے وطن کو ایک ترقی پذیر ، ایک خوشحال ، ایک شریف معاشرہ بنانے کا آئیڈیل سامنے رکھتے ہیں ۔ پاکستان کو ظلمت اور اندھیرے کے مبلغوں کے حملوں سے بچانے کے لئے رائے عامہ کو باخبر کریں تاکہ ہم سب اس خطرناک تباہی کے چنگل میں پھنسنے سے بچ جائیں جو انسان دشمنی کی تحریک چلانے والوں کی سرگرمیوں سے منطقی طور پر پیدا ہو گی ۔ جو معاشرے کو مختلف گروہوں میں بانٹ کر پورے معاشرے کو پارہ پارہ کر دینے والوں کی کوششوں کا قدرتی نتیجہ بنے گی پاکستان بنا بھی قائد اعظم کے نظریوں پر اور باقی بھی رہے گا انہی کے نظریوں پر ..... اور اگر اس رستے سے ہٹنے کا جرم کر لیا گیا تو اس گہری وادی میں گرنے سے کوئی نہ بچ سکے گا جس سے جناح صاحب نے اس قوم کو نکالا تھا

(شکریہ جنگ لاہور ۲۸ مئی ۱۹۸۴ء صفحہ ۴)

مجلس اطفال الاحمدیہ کی ضرورت

سیدنا حضرت فضل عمر فرماتے ہیں ۔

" قومی نیکیوں کے تسلسل کے قیام کے لئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ اس قوم کے بچوں کی تربیت ایسے ماحول اور ایسے رنگ میں ہو کہ وہ ان اغراض اور مقاصد کو پورا کرنے کے اہل ثابت ہوں ۔ جن اغراض اور مقاصد کو لے کر وہ قوم کھڑی ہوئی ہے ۔ "

(سیکرٹری تربیت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

اللہ کے نام پر ہی میں یہ کھانا کھاتا ہوں اُسی کی طرف سے مجھے یہ نعمت ملی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت طلب کرتے ہوئے میں یہ کھانا کھاتا ہوں۔ تا یہ میرے جسم میں اچھے تغیرات ہی پیدا کرے کسی جسمانی، اخلاقی اور روحانی بیماری کا موجب نہ بنے۔ جب انسان کھا چکتا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ہیں اور فرماتے ہیں اب یہ الفاظ دھراؤ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَ سَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

اسی اللہ کا شکر ہے اور اسی کی تعریف ہے جس نے ہمیں کھانا کھلایا اور پانی پلایا اور پھر ان ظاہری نعماء کے ساتھ ساتھ باطنی نعماء سے بھی نوازا۔ اسلام جیسی نعمت عطا کی جس سے ہماری روح ترقی کرتی ہے۔ اب ذرا سوچو کہ اس قسم کا کھانا انسان کے اندر کیسے باریک روحانی جذبات پیدا کر دیگا اور اسے مزید اعمال صالحہ کی توفیق حاصل ہوگی۔ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند کلمات کے ذریعہ ہماری جسمانی غذا کو روحانی غذا بھی بنا دیا۔ طیب اُسی چیز کو کہا جاتا ہے جو ہر لحاظ سے عمدہ ہو جسمانی طور پر بھی اور روحانی طور پر بھی۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یٰاَیُّھَا الرُّسُلُ کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا۔

بظاہر رسولوں کو مخاطب کیا ہے۔ لیکن رسولوں کے ماننے والے بھی خطاب میں شامل ہیں اس میں یہی بتایا گیا ہے کہ اپنی غذا کو جسمانی طور پر بھی طیب بناؤ اور پھر روحانی طور پر طیب بناؤ تا وہ تمہاری روح کی نشوونما کا بھی ذریعہ بنے۔ اس سے تم صالح اعمال بجا لاؤ گے جو دنیا میں امن و سلامتی پیدا کریں گے۔ یورپ نے انجیل کی دعا کے مطابق روز کی روٹی روز تو مانگی اور اللہ تعالیٰ نے انہیں روٹی بھی وافر طور پر عطا کر دی مگر افسوس انہوں نے اس روٹی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کے ذریعہ سے طیب نہ بنایا۔ جس کے نتیجہ میں اُن سے ایسے عمل سرزد ہونے لگے جس نے دنیا کو ہر قسم کی تباہی کے گڑھے پر کھڑا کر دیا۔ یہ تو صرف ایک مثال تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی کی ہر حرکت اور پر سکون پر ہمیں دعا سکھلائی جس کے ذریعہ سے وہ حرکت و سکون ہمارے لیے رحمت اور جس کے بغیر زحمت بن جاتے ہیں۔ (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تکبّر

حضرت اقدس فرماتے ہیں:

"تکبر اور شرارت بُری بات ہے۔ ایک ذرا سی بات سے ستر برس کے عمل ضائع جاتے ہیں۔ لکھا ہے کہ ایک شخص عابد تھا وہ پہاڑ پر رہا کرتا تھا اور مدت سے وہاں بارش نہ ہوئی تھی۔ ایک روز بارش ہوئی تو پتھروں اور روڑیوں پر بھی ہوئی تو اس کے دل میں اعتراض پیدا ہوا کہ ضرورت تو بارش کی کھیتوں اور باغات کے واسطے ہے۔ یہ کیا بات ہے کہ پتھروں پر ہوئی۔ یہی بارش کھیتوں پر ہوتی تو کیا اچھا ہوتا۔ اس پر خدا تعالیٰ نے اس کا سارا ولی نما چھین لیا۔ آخر وہ بہت سا غمگین ہوا اور بزرگ سے استمداد کی تو آخر اس کو پیغام آیا کہ تو نے اعتراض کیوں کیا تھا تیری اس خطا پر عتاب ہوا ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم ص۵۷)

(نظارت اصلاح وارشاد ربوہ)

قرارداد تعزیت

بروفات محترم جناب قریشی عبدالرحمٰن صاحب مرحوم امیر جماعت ہائے احمدیہ اضلاع سکھر، شکارپور، جیکب آباد

مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۸۴ء بروز جمعہ بعد نماز جمعہ البیت البلال سکھر میں مجلس انصاراللہ، مجلس خدام الاحمدیہ اور اراکین عاملہ جماعت احمدیہ کا ایک مشترکہ اجلاس زیر صدارت مکرم سید نجم الحق صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ اضلاع سکھر، شکارپور، جیکب آباد منعقد ہوا۔ جس میں مرحوم و مغفور جناب قریشی عبدالرحمان صاحب سابق امیر اضلاع سکھر، شکارپور، جیکب آباد کی وفات کے اندوہناک واقعہ پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ اور مرحوم کے لیے دعائے مغفرت کی گئی۔

قرارداد میں کہا گیا کہ مکرم قریشی عبدالرحمٰن صاحب کی اچانک وفات نہ صرف جماعت احمدیہ سکھر بلکہ جملہ جماعتہائے سندھ کے لیے ایک عظیم صدمہ ہے۔ مرحوم ۱۹۳۶ء میں دولت پور تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ سے ریلوے ہائی سکول سکھر میں بطور استاد مقرر ہوئے ۱۹۷۰ء میں اسی سکول سے ریٹائرڈ ہوئے تو امام جماعت حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کو خط تحریر کیا اور واپس سیالکوٹ جانے کا اظہار کیا تو حضور نے جواباً لکھا کہ آپ نے سکھر ہرگز نہیں چھوڑنا۔ چنانچہ مرحوم کو نصف صدی تک جماعت احمدیہ سکھر کے مختلف عہدوں مثلاً قائد خدام الاحمدیہ، سیکرٹری مال، اور ناظم انصاراللہ صوبہ سندھ و بلوچستان وغیرہ پر ان تھک خدمت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ قریباً ۱۹۷۰ء سے آخری دم تک امیر اضلاع سکھر، شکارپور جیکب آباد کی خدمت کی۔ وفات کے وقت آپکی عمر ۷۳ سال تھی۔ گو نظر اور سماعت میں کافی کمی آگئی تھی۔ مگر فرائض امارت کی ادائیگی میں سرمو فرق نہ آیا اور خدمات دینیہ بجالانے میں ہمیشہ پیش پیش رہے

تقریر اور تحریر میں لاثانی ہونے کے ساتھ ساتھ صوم و صلوٰۃ کے سختی سے پابند تھے۔ بچپن سے ہی تہجد گزار اور مہمان نواز تھے اپنی استطاعت کے مطابق مالی قربانی میں کبھی بھی دریغ نہ کیا۔ موجودہ حالات میں جانی قربانی بھی لبیک کہتے ہوئے خدا کے حضور پیش کر دی۔ ایسے انمول موتی قسمت سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ اور بلند بخت ہیں وہ والدین جن کی اولاد ایسی یادیں چھوڑ جاتی ہے۔

مرحوم قدرت ثانیہ کے ساتھ بہت گہری عقیدت رکھتے تھے۔ جماعت احمدیہ سکھر کی تمام خدمات کے علاوہ آپ نے جو بڑی خدمت بطور یادگار چھوڑی ہے۔ وہ البیت البلال کی تعمیر ہے۔ یہ عالیشان عمارت مرحوم کی زیر نگرانی ۱۹۷۸ء میں پایۂ تکمیل کو پہنچی اور یہ جماعت احمدیہ سکھر کی تاریخ کا سنہری باب ہے مرحوم موصی تھے اور زندگی میں ہی اپنی وصیت ادا کر دی تھی۔

ہم جماعت احمدیہ سکھر کے انصار، خدام اور اراکین مجلس عاملہ اللہ تعالیٰ سے مرحوم کی بلندیٔ درجات کے لیے دعاگو اور ساتھ ہی ان کے لواحقین اور پسماندگان سے ہمدردی کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان تمام افراد خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین۔

ہم ہیں سوگواران

(ممبران مجلس انصاراللہ و خدام الاحمدیہ و اراکین مجلس عاملہ - جماعت احمدیہ سکھر سندھ)

خدمت خلق

راستہ سے تکلیف دہ اشیاء کا ہٹانا،

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے ایک آدمی کو دیکھا جو جنت میں پھر رہا تھا اور اس نے صرف یہ نیکی کی تھی کہ ایک کانٹے دار درخت کو جس سے راہ گزرنے والے مسلمانوں کو تکلیف ہوتی تھی۔ راستے سے کاٹ دیا۔ (مسلم کتاب البر والصلوٰۃ)

پیارے اطفال بھائیو! آپ بھی راستے سے تکلیف دہ اشیاء کو ہٹا کر خدا تعالیٰ کی رضامندی حاصل کریں۔

(سیکرٹری خدمت خلق مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ماہنامہ "خالد" ربوہ

ماہ مئی ۱۹۸۴ء

خدا تعالیٰ کے فضل سے ماہنامہ خالد ربوہ ماہ مئی ۱۹۸۴ء شائع ہو چکا ہے اور مورخہ ۱۹ اور ۲۰ مئی ۱۹۸۴ء کو خریداران و ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوایا گیا ہے۔

جن خریداران کو ابھی تک نہ ملا ہو وہ خط لکھ کر دوبارہ منگوالیں۔

(منیجر ماہنامہ خالد ربوہ)

ماہنامہ "تشحیذ الاذہان" ربوہ

ماہ مئی ۱۹۸۴ء

خدا تعالیٰ کے فضل سے ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ ماہ مئی ۱۹۸۴ء شائع ہو چکا ہے اور مورخہ ۲۲ اور ۲۳ مئی ۱۹۸۴ء کو خریداران و ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوایا گیا ہے۔

جن خریداران کو ابھی تک نہ ملا ہو وہ خط لکھ کر دوبارہ منگوالیں۔

(منیجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۹ رمضان المبارک دعائیہ فہرست

انشاء اللہ تعالےٰ امسال بھی ۲۹ رمضان المبارک سے قبل چندہ تحریک جدید سو فیصدی ادا کرنے والے مجاہدین کے لئے سیدنا و امامنا ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں دعا کی درخواست کی جائے گی۔ اپنے محبوب امام کی دعائیں حاصل کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ مجاہدین اس مبارک فہرست میں شامل ہونے کی سعی بلیغ فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

اعلانات دارالقضاء

(۱) مکرم زبیر احمد خان ولد مقصود احمد خان صاحب مرحوم کراچی نے درخواست دی ہے کہ قطعہ ۲۵/۷ دارالعلوم غربی رقبہ دس مرلہ ۷۰ فٹ مکرم مقصود احمد خان صاحب مرحوم کے نام الاٹ شدہ ہے۔ مندرجہ ذیل وارثان اس بات پر راضی ہیں کہ مذکورہ پلاٹ مرحوم کی دختران (۱) امۃ الباسط فرزانہ اہلیہ خالد محمود صاحب (۲) امۃ الرحیم طیبہ اہلیہ چوہدری ظہور اسلم صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔

اگر قطعہ مذکورہ امۃ الباسط صاحبہ فرزانہ اہلیہ خالد محمود صاحب و امۃ الرحیم طیبہ اہلیہ چوہدری ظہور اسلم صاحب کے نام انتقال کیا جانے پر کسی وارث یا غیر وارث کو اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دے۔

(۲) مکرمہ زرینہ صاحبہ بیوہ محمود احمد صاحب مختار مرحوم آزاد کشمیر نے درخواست دی ہے کہ قطعہ نمبر ۶/۸ دارالرحمت خاوند مرحوم کے نام الاٹ شدہ ہے۔ چونکہ وہ ۲۳/۵/۸۴ کو وفات پا چکے ہیں۔ مندرجہ ذیل وارثان قطعہ مذکورہ میرے نام منتقل کئے جانے پر راضی ہیں۔

اگر قطعہ ۶/۸ مذکورہ زرینہ اہلیہ محمود احمد صاحب مختار مرحوم کے نام انتقال ہونے پر کسی وارث وغیرہ کو اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دے۔

نام ورثاء:۔ (۱) منصورہ محمود (۲) بشریٰ محمود (۳) بشیر محمود (۴) ہما محمود (۵) شگفتہ محمود (۶) ناصر محمود۔

(۳) مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ بیوہ چوہدری محمد امجد خان صاحب مرحوم اسلام آباد نے درخواست دی ہے کہ قطعہ نمبر ۱/۷ محلہ دارالصدر ربوہ میں سے ۱/۲ میرے خاوند چوہدری محمد امجد خان صاحب مرحوم کے نام الاٹ شدہ ہے جو بفضلہ الٰہی وفات پا چکے ہیں۔ ان کے ورثاء درج ذیل ہیں جو مرحوم کا حصہ میرے نام منتقل کئے جانے پر راضی ہیں۔ اگر قطعہ مذکور میں سے چوہدری محمد امجد خان صاحب مرحوم کا حصہ ان کی اہلیہ امۃ الرشید صاحب کے نام انتقال ہونے پر کسی وارث یا غیر وارث کو اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دے

نام ورثاء:۔ (۱) چوہدری محمد اسلم خان صاحب (۲) محمد سعید ارشد صاحب (۳) محمد صفدر خان صاحب (۴) محمد اکرم خان صاحب (۵) ثریا بیگم صاحبہ (۶) امۃ السلام صاحبہ (۷) شمیم اختر صاحبہ (۸) عطیہ انور صاحبہ

(۴) مکرمہ سلامت بی بی صاحبہ بیوہ صوبیدار عبدالعزیز صاحب ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے دادا عطا محمد صاحب مرحوم کے نام ۳۲/۷ الاٹ شدہ ہے ان کے مندرجہ ذیل وارثان ہیں۔ جملہ وارثان مذکورہ بالا پلاٹ میرے نام منتقل کئے جانے پر راضی ہیں۔

اگر قطعہ مذکورہ سلامت بی بی صاحبہ اہلیہ صوبیدار عبدالعزیز صاحب ریٹائرڈ کے نام منتقل کئے جانے پر کسی وارث یا غیر وارث کو اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خریدے
۔ کثیر پڑھے۔

الفضل کی اشاعت پندرہ ۱۵ بیس ۲۰ ہزار تک پہنچائیے!

جماعتی عہدیداروں کی ذمہ داری

"الفضل" تمام جماعتی اداروں کا واحد مشترکہ پرچہ ہے اس لئے ہر ذیلی تنظیم اور جماعتی تنظیم پر اس کی اشاعت بڑھانے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ میں ہر عہدیدار کی خدمت میں ادب سے گزارش کرتا ہوں کہ "الفضل" کی اشاعت پندرہ، بیس ہزار تک پہنچانے کے کٹھن کام میں ادارہ الفضل کی مدد کریں۔ آپ کی مدد کے بغیر یہ کام نہیں ہو سکتا۔ اللہ آپ کو جزاء دے اور اپنے امام کی خوشی کے وارث ہوں۔ آمین!

(منیجر "الفضل" ربوہ)

اعلانِ ولادت

برادرم مکرم منصور احمد انور صاحب کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے بچی عطا فرمائی ہے حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہِ شفقت بچی کا نام ہاجرہ منصورہ تجویز فرمایا ہے احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ نومولودہ کے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے لمبی صحت والی اور خدمت دین کرنے والی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

(محمد صدیق شاکر۔ صدر حلقہ بھاٹی گیٹ لاہور)

اعلانِ نکاح

پسرم شیخ ظہیر احمد انور صاحب کا نکاح دس ہزار روپیہ حق مہر پر عزیزہ طاہرہ قمر بنت مکرم حکیم نذیر احمد صاحب ہاضمون والے کے ساتھ مورخہ ۱۸/۵/۸۴ محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے دارالذکر صادق محلہ دارالعلوم غربی میں پڑھا۔

احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

(شیخ محمد عمر انور ۱۱/۷ دارالعلوم غربی ربوہ)

درخواستہائے دعا

۔● مکرم محمد یونس صاحب بھٹی حلقہ عبداللہ پور فیصل آباد ایک ہفتہ سے یرقان اور بخار کی وجہ سے بیمار ہیں۔

(میاں مبارک احمد۔ انصاف کمپنی فیصل آباد)

۔● عزیزم عبدالرفیق حیدرآباد صاحب آف پولمس گھاٹا آج کل بیمار ہیں۔

(محمد عبدالقدیر۔ قاضی احمد۔ نواب شاہ)

● میری والدہ محترمہ آج کل شدید بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی مکمل صحت یابی اور درازی عمر کے لیے دردمندانہ دعاؤں کی درخواست ہے۔

(مبارک احمد، مبارک ٹی سٹال بالمقابل دفتر انصار اللہ مرکزیہ)

خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ جمیلہ قربان صاحبہ ایک عرصہ سے شدید بیمار ہیں۔ آج کل ان کی بیماری تشویشناک صورت اختیار کر گئی ہے۔ بزرگان سلسلہ احمدیہ و احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ کے لیے خصوصی دعا کریں

(الحاج محمد مبارک احمد ۳ ناصر آباد سندھ)

ناظمین اطفال متوجہ ہوں

۔● کیا اس ماہ تمام اطفال نے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں دعائیہ خطوط لکھ دیئے ہیں۔

۔● کیا آپ کی مجلس میں ایسے اطفال تو نہیں جو نماز باجماعت ادا نہ کرتے ہوں۔

۔● کیا آپ کی مجلس میں کوئی ایسا طفل تو نہیں جو اپنے دوسرے بھائی سے ناراض ہو۔

(سیکرٹری تربیت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

الفضل میں
اشتہار دیکر اپنی تجارت
فروغ دیں (منیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ میں رمضان المبارک کے دوران سحر و افطار کے اوقات

ایام	رمضان المبارک	جون	انتہائے سحر		افطار	
			منٹ	گھنٹے	منٹ	گھنٹے
جمعہ	۱	۱	۴۳	۳	۱۰	۷
ہفتہ	۲	۲	۴۳	۳	۱۰	۷
اتوار	۳	۳	۴۳	۳	۱۰	۷
پیر	۴	۴	۴۲	۳	۱۱	۷
منگل	۵	۵	۴۱	۳	۱۲	۷
بدھ	۶	۶	۴۱	۳	۱۲	۷
جمعرات	۷	۷	۴۱	۳	۱۳	۷
جمعہ	۸	۸	۴۰	۳	۱۳	۷
ہفتہ	۹	۹	۴۰	۳	۱۴	۷
اتوار	۱۰	۱۰	۴۰	۳	۱۴	۷
پیر	۱۱	۱۱	۴۰	۳	۱۵	۷
منگل	۱۲	۱۲	۴۰	۳	۱۵	۷
بدھ	۱۳	۱۳	۴۰	۳	۱۵	۷
جمعرات	۱۴	۱۴	۴۰	۳	۱۶	۷
جمعہ	۱۵	۱۵	۳۹	۳	۱۶	۷
ہفتہ	۱۶	۱۶	۳۹	۳	۱۷	۷
اتوار	۱۷	۱۷	۳۹	۳	۱۷	۷
پیر	۱۸	۱۸	۳۹	۳	۱۷	۷
منگل	۱۹	۱۹	۳۹	۳	۱۸	۷
بدھ	۲۰	۲۰	۳۹	۳	۱۸	۷
جمعرات	۲۱	۲۱	۳۹	۳	۱۸	۷
جمعہ	۲۲	۲۲	۳۹	۳	۱۸	۷
ہفتہ	۲۳	۲۳	۴۰	۳	۱۸	۷
اتوار	۲۴	۲۴	۴۰	۳	۱۸	۷
پیر	۲۵	۲۵	۴۰	۳	۱۹	۷
منگل	۲۶	۲۶	۴۰	۳	۱۹	۷
بدھ	۲۷	۲۷	۴۱	۳	۱۹	۷
جمعرات	۲۸	۲۸	۴۱	۳	۱۹	۷
جمعہ	۲۹	۲۹	۴۲	۳	۱۹	۷
ہفتہ	۳۰	۳۰	۴۲	۳	۱۹	۷

(نظارت اصلاح وارشاد ربوہ)

ہومیوپیتھک و بایوکیمک ادویات

معیاری مارڈنکچرز و پوٹینسیاں

۶ - ۳۰ - ۲۰۰ - ۱۰۰۰ - ۱۰,۰۰۰ سے لاکھ طاقت تک - جرمنی سیلڈ ادویات، ملک شوگر گولیاں، ٹکیاں اور ہومیوپیتھک و بایوکیمک کتب پاکستان کے تھوک فروشوں کے متوازی نرخوں پر دستیاب ہیں۔

کیورٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ فون 606/607

"ارشاداتِ عالیہ": (بقیہ صفحہ اوّل)

ہم سفر میں ہیں لیکن جب انسان اپنی گٹھڑی اٹھا کر سفر کی نیت سے چل پڑتا ہے تو وہ مسافر ہوتا ہے۔ شریعت کی بناء وقت پر نہیں ہے جس کو تم عرف میں سفر سمجھو وہی سفر ہے اور جیسا کہ خدا کے فرائض پر عمل کیا جاتا ہے ویسا ہی اس کی رخصتوں پر عمل کرنا چاہیئے۔ فرض بھی خدا کی طرف سے ہیں اور رخصت بھی خدا کی طرف سے۔"

(الحکم جلد ۵ نمبر ۶ مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۳)

ضروری اطلاع

اقصیٰ چوک ربوہ میں حضرت حکیم نظام جان مرحوم کے مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ) پر حکیم محمود احمد صاحب باقاعدگی سے خدمت کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔

زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان

کیورٹیو میڈیسن کمپنی ربوہ

کے مرکزی دفاتر اور کیورٹیو کلینک کے

اوقاتِ کار

برائے رمضان المبارک

6 بجے صبح تا 2 بجے سہ پہر، جمعہ ناغہ

پیشاب کی ادویات

INTERNOTIONL NAME	اردو نام
Kidney Stone Course	پتھری گردہ کورس 150/- - 40 یوم
Urination Cure	کثرت پیشاب کیور
Urine Dribbling Cure	تقطیر البول کیور
Urine Retention Cure	رکاوٹ پیشاب کیور
Dysuria Cure	سوزش پیشاب کیور
Kideny infection Cure	عفونت گردہ کیور
Hematuria Cure	خونی پیشاب کیور
Dropsy Cure	جلندھر کیور
Bed Urine Cure	بول بستر کیور
Involuntary Urination Cure	بے اختیار پیشاب کیور
Slow Urination Cure	آہستہ پیشاب کیور
Urine Burning Cure	جلن دار پیشاب کیور
Diabetes Cure	ذیابیطس کیور

یک روزہ آزمائشی کیور (TRIAL CURE) 5/- سکہ رائج الوقت
ملک بھر کے دوا فروشوں سے طلبیں

کیورٹیو سنٹرز

لاہور: مبشر میڈیکوز چوک میو ہسپتال
کراچی: خواجہ میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ
راولپنڈی: شبیر میڈیکوز بالمقابل کنٹونمنٹ ہسپتال
فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار
ملتان: الطاف میڈیکل ہال صدر بازار،
گجرات: مظہر میڈیکل ہال چوک نواب صاحب
گوجرانوالہ: ہومیو دارالشفا نعمانیہ روڈ نعمانیہ چوک
منڈی بہاؤالدین: اسراری دواخانہ کمیٹی بازار
جھنگ: حکیم ارشد جاوید اندرون ممتا گیٹ
اوکاڑہ: ہومیو ڈاکٹر محمد اقبال دیپالپور چوک
وہاڑی: قذافی میڈیکل سٹور کلب روڈ نزد اسلامیہ ہائی سکول
پشاور: اختر میڈیکل سٹور ہسپتال روڈ،
کوہاٹ: عزیز اینڈ کو کیمسٹ بنوں روڈ
مردان: ہومیو ڈاکٹر غلام جیلانی نیو مارکیٹ
بنوں: حاجی نور الٰہی محمد اکرم کیمسٹ اندرون لکی گیٹ
سکھر: مدنی ٹریڈرز، مدنی مارکیٹ،
کوئٹہ: غفور میڈیکل سٹور سورج گنج بازار

کیورٹیو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ 606-607

مکان کرایہ کیلئے خالی ہے۔

محلہ دارالصدر شمالی میں ایک مکان۔ سوئی گیس، فلش۔ میٹھا پانی۔ موٹر ٹینکی۔ ۳ کمرے۔ برآمدہ۔ کشادہ صحن کرایہ پر دینا ہے۔

رابطہ کیلئے:۔ کوثر ٹی ہاؤس اقصیٰ روڈ ربوہ۔

بازیافتہ نقدی

خاکسار کو مورخہ ۸۴-۵-۳۰ سہ پہر فیکٹری ایریا جاتے ہوئے راستہ سے کچھ نقدی ملی ہے۔ جن دوست کی ہو وہ نشان بتا کر خاکسار سے حاصل کریں۔

(منور احمد کھوکھر۔ انسپکٹر وقف جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں

قسط اوّل

محترم پروفیسر صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے: استاذ الجامعۃ الاحمدیہ، ربوہ:

(۱)

اللہ تعالیٰ نے فطرتاً انسان کو بڑی کمزور حالت میں پیدا کیا ہے لیکن اس کی زندگی کا مقصد یہ رکھا ہے کہ وہ اس دنیا میں خدا تعالیٰ کی صفات کا مظہر بن کر اور اس کے اخلاق سے متصف ہو کر انتہائی رفعتوں کو حاصل کرلے۔

ایک طرف ضعف ہے اور دوسری طرف سب سے بلند و برتر خالق کائنات کی صفات سے متصف ہو کر اس کے انوار و تجلیات کا مظہر بننا ہے۔ بظاہر تو ایک کمزور مخلوق سے یہ امید رکھنا عبث نظر آتا ہے کہ وہ اتنے عظیم الشان اور بلند ترین مقصد کو حاصل کرلے گی مگر اللہ تعالیٰ کا منشا یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ کمزور مخلوق یعنی انسان اللہ تعالیٰ کا ہاتھ پکڑ کر تمام ہلاکتوں سے بچے اور تمام کامیابیوں کو حاصل کرلے۔

خدا تعالیٰ کے انبیاء اپنے آپ کو نہایت ہی کمزور اور بے بس حالت میں پاتے ہیں۔ لیکن انہیں یہ یقین ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر یعنی دعاؤں کے ذریعے اُسی سے طاقت و قوت و توفیق پا کر وہ ہر مشکل ترین بلکہ دنیا کے نزدیک ناممکن مقاصد کو بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑھ کر یہی حال تھا۔ آپ نے سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور تضرع کی عاجزانہ دعائیں کیں اور اُسی کے دستِ قدرت کو تلاش کیا اور اللہ تعالیٰ کی قدرت و طاقت کے ذریعہ ہی اس دنیا کی بھی عظیم کامیابیوں کو حاصل کیا۔ آپ نے ایسی بے نظیر کامیابی حاصل کی کہ تمام اولین اور آخرین پر فوقیت لے گئے اور یہ سب کچھ آپ کی دعاؤں کا ثمرہ تھا۔

دراصل دعا ہی ہے جسے ہم خدا تعالیٰ اور اس کے بندوں کے درمیان تعلق اور واسطہ قرار دے سکتے ہیں۔ ہم ایک چھوٹے بچے اور اس کی ماں کو دیکھتے ہیں لیکن ماں اور بیٹے میں جو تعلق ہے اسے دیکھ تو نہیں سکتے اور نہ ہی چھو سکتے ہیں لیکن اسے سمجھ سکتے ہیں۔ تو خدا اور بندہ کے درمیان تعلق کا نام ہی دعا ہے اور کوئی بندہ اللہ تعالیٰ سے اگر دعا نہیں کرتا تو اس کا اللہ تعالیٰ سے تعلق بالکل ہی کٹ جاتا ہے۔ چنانچہ سورۃ الفرقان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:-

"قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا ۝"

(الفرقان: ۷۸)

یعنی (اے رسولؐ!) تو ان سے کہہ دے کہ میرا رب تمہاری پرواہ ہی کیا کرتا ہے اگر تمہاری طرف سے دعا (اور استغفار) نہ ہو پس جبکہ تم نے (اس پیغام الٰہی کو) جھٹلا دیا ہے تو اس حالت کا طبعی (عذاب) تم سے چمٹا چلا جائے گا۔

گویا بندہ اپنے خالق و مالک کے اس تعلق دعا سے غافل و محروم رہنے پر اس کی طبعی سزا پاتا ہے جو ایک مخفی عذاب کی صورت میں اس کے قلب کو گھیر لیتی ہے اس دنیا میں عیش و عشرت یا مال و دولت اور وجاہت کے نشے اور پردے بعض اوقات اس مخفی عذاب کا پورا احساس پیدا نہیں ہونے دیتے مگر مرنے پر جبکہ دنیوی پردے سب اُٹھ جاتے ہیں اور روحِ انسانی بالکل ان سے عاری ہو جاتی ہے یہ مخفی عذاب ایک دکھ دینے والے نئے جسم کی صورت میں اُس روح کو گھیر لیتا ہے یا دوسرے لفظوں میں یہ مخفی عذاب ایک ظاہری صورت اختیار کر لیتا ہے اور اسی کا نام عذابِ قبر رکھا گیا ہے۔ یوم جزا و سزا کے بعد ابدی دوزخ کی صورت میں وہ انسان پر محیط ہو جائے گا۔

پس اللہ تعالیٰ کے تعلق اور خدا تعالیٰ سے دُوری کے عذاب سے بچنے کے لئے دعا کو انتہائی اہمیت حاصل ہے۔ اور دعا تو تعلق باللہ کا ہی دوسرا نام ہے اور اسی تعلق کو نشوونما دے کر انسان عارف باللہ، پھر واصل باللہ اور آخر میں خدا نما انسان بن جاتا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی کی ہر حرکت و سکون پر ہمیں مناسب حال دعائیں سکھلائی ہیں تاہم مخفی لا مخفی عذاب سے بچ سکیں۔ اصل میں عذاب کی جڑ تو اللہ تعالیٰ سے دوری ہے۔ پس دنیوی زندگی کی ہر حرکت و سکون پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دعا کر کے اپنے تعلق کو پہلے سے بھی زیادہ بڑھا لیتے تھے اور اس اسوۂ حسنہ کی پیروی موجب ترقیاتِ روحانی ہے تا انسان اس تعلق باللہ کے خمیر کو جو اس کی فطرت میں ودیعت کیا گیا ہے۔ ترقی دے کر اللہ تعالیٰ کے قرب کی بلند ترین رفعتوں کو اپنی استعداد اور فطرت کے مطابق حاصل کر سکے جیسا کہ حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔ ؎

"تو نے خود روحوں پہ اپنے ہاتھ سے چھڑکا نمک
جس سے ہے شورِ محبت عاشقانِ زار کا"

قرآن کریم سے یہ امر ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کائنات کی ہر چیز کو انسان کا خادم بننے کے لئے اور انسان کو اپنے خالق کے ساتھ واصل ہونے کے لئے پیدا کیا ہے۔ تا وہ اس کی صفات سے رنگین ہو کر اس کا مظہر بن سکے۔ چنانچہ فرماتا ہے:-

"سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مِّنْهُ"

(الجاثیہ: ۱۴)

یعنی جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین میں ہے اس میں سے سب کا سب اُس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) تمہاری خدمت میں لگایا ہوا ہے۔

اور انسان کی پیدائش کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ:-

"وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ"

یعنی اس قسم کے انسانوں کو خواہ وہ امیر ہوں یا غریب۔ آقا ہوں یا غلام بادشاہ ہوں یا رعایا۔ بڑے ہوں یا چھوٹے۔ سب کو میں نے اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ کامل تذلل و اطاعت کے ساتھ میرے تعلق کے انوار کو جذب کرتے کرتے میرے کامل عبد بن کر میری صفات کا مظہر بن جائیں اور مجھ میں فنا ہو کر ایک نئی روحانی زندگی پائیں جو سراسر اللہ تعالیٰ کے اخلاق و صفات کی مظہر ہو۔

اسی طرح فرمایا:-

"خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ"

(العلق: ۳)

یعنی اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایک چمٹنے والے لوتھڑے سے پیدا کیا ہے۔ یعنی اس کی فطرت یہ ہے کہ ایک بالا ہستی کو چمٹ کر ہی حقیقی راحت و سکون حاصل کر سکتا ہے۔ اس بالا ہستی کے ذکر، اس سے دعا کے ذریعہ سے متعلق ہو کر ہی انسان کو حقیقی اطمینانِ قلب نصیب ہوتا ہے۔ ورنہ نہیں۔ چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے:-

"أَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ"

یعنی سنو! انسانی قلوب صرف اور صرف اللہ کے ذکر اور اس سے دعا کے ذریعہ ہی حقیقی اطمینان حاصل کر سکتے ہیں۔

دوسری جگہ فرمایا:-

"إِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِينٍ لَّازِبٍ"

(الصّٰفّٰت: ۱۲)

یعنی ہم نے ان کو (انسانوں کو) چپکنے والی مٹی سے بنایا ہے

اس کی فطرت اور طینت چپکنے کا مادہ اپنے اندر رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی شریعت کے بتائے ہوئے طریق کو اپنا کر انسان اپنے اس فطرتی خمیر کو ترقی دیتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ اسے اس کے پیدا کرنے والے کی طرف سے یہ آواز آجاتی ہے:-

"يٰأَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝ فَادْخُلِي فِي عِبٰدِي ۝ وَادْخُلِي جَنَّتِي ۝"

(الفجر: ۲۸ تا ۳۱)

یعنی اے وہ نفس جو اپنے مالک حقیقی کے تعلق سے آرام پا گیا ہے۔ تو اپنے رب کی طرف لوٹ آ اس حال میں کہ تو اُسے پسند کرنے والا بھی ہے اور اس کا پسندیدہ بھی۔ پس (اب) تو میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا اور آ میری جنت میں بھی داخل ہو جا۔

الغرض اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایک عظیم مقصد کے حصول یعنی اپنے کامل تعلق کے لئے پیدا کیا ہے۔

اب جبکہ اس تعلق کا نشوونما پانا اور مکمل ہونا صرف اور صرف دعا پر ہی منحصر ہے تو ہمارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی کے ہر موڑ پر ہماری ہر حرکت و سکون پر ہمیں دعا سکھلائی ہے تا اس دعا کی برکت سے ہم اللہ تعالیٰ کے